سلسلۂ اشاعت نمبر ۷۰

۷۸۶/۹۲

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

جلد ششم

مصنفہ

مجدد دین وملت

اعلحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ

بفیض

تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلحضرت

حضور مفتی اعظم علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفی رضا خان قادری نوری رضی اللہ تعالی عنہ

ناشر

رضا اکیڈمی ممبئی

۱۳۰ ار علی عمر اسٹریٹ، ممبئی ۳

سلسلۂ اشاعت نمبر ——— (۷۰)

نام کتاب ——— العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد ششم

تصنیف لطیف ——— سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ

سنِ طباعت ——— ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ / اگست ۱۹۹۴ء

ناشر ——— رضا اکیڈمی بمبئی ۳

مطبوعہ ——— رضا آفسیٹ بمبئی ۳

سول ایجنٹ

نیو سلور بک ایجنسی

۱۴ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ۳

ٹیلیفون: ۳۷۱ ۸۹۷۰ / ۳۷۱ ۵۸ ۶۸

Rs. 220/-

الجواب صورت مستفسرہ میں وہ کافر ہے اور وہ مولویوں پر افترا کرتا ہے، کوئی مولوی ایسا نہیں کہہ سکتا اور اگر کسی نام کے مولوی نے مرض سے شفا کے واسطے غیر خدا کی پوجا جائز کر دی ہو تو وہ بھی کافر ہے اور یہ شخص جب کہ تین بار ایسا کر چکا اب مسلمان اسے ہرگز نہ ملائیں اگرچہ توبہ ظاہر کرے کہ وہ جھوٹا ہے اور فریب دیتا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے، ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتھم واولئک ھم الضالون، واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ از کٹک محلہ بخشی بازار مرسلہ ولی محمد صاحب ۹ ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مبین، اس مسئلہ میں مولوی اجابت اللہ بنگالی چاٹگامی نے ایک رسالہ لکھا ہے، جس میں اللہ کے سوا اپنے پیر کو سجدہ کرنے کو جائز سمجھتا ہے اور اس کے دلائل میں کئی اوراق سیاہ فرمائے ہیں اور علمائے اہل حدیث کو نسبت دی ہے، فرقہ اسماعیلیہ سے اور ان کو گمراہ کہا ہے اور علمائے دیوبند کو اسی فرقہ سے شمار کیا ہے اور اپنے گمان میں اس سجدہ کو قرآن شریف سے مدلل کیا ہے اور جس حدیث سے سجدہ کی ممانعت ثابت ہوتی ہے، اس کو بے اصل سمجھتا اور کہتا ہے کہ احادیث آحاد قرآن کو منسوخ نہیں کر سکتی اور حدیث ابوداؤد کو جس میں سجدہ کی ممانعت ہے اس کو بھی اسی قسم سے سمجھتا ہے اور سجدہ کی دو قسمیں ٹھہراتا ہے، تحیت اور تعبدی، تحیت کو جائز سمجھتا ہے اور تعبدی کو منع کرتا ہے، مولانا اسحاق صاحب کلکتہ مدرسہ عالیہ میں مدرس ہیں جو شروع میں مدرسہ کانپور میں بھی تعلیم دیتے تھے، انھوں نے سجدہ کی ممانعت کے بارے میں کچھ لکھا تھا، ان کو یہ شخص گمراہ اور گمراہ کنندہ کہتا ہے اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے فتوے سے سجدہ کو جائز ثابت کرتا ہے، اور درمختار کو بے اصل ثابت کرتا ہے، کیونکہ چھٹے طبقہ کی کتاب ہے، امام فخر الدین رازی کے حوالہ سے اس رسالہ کو لکھا ہے اور کہتا ہے کہ تفسیر کبیر کی پہلی جلد میں سجدہ کرنا اللہ کے سوا دوسرے کو جائز ہے، اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص جو خدا کے سوا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز سمجھے تو ایسا شخص کافر ہے یا مسلمان،

الجواب غیر خدا کو سجدۂ تحیت کا جائز کرنے والا ہرگز کافر نہیں اور اب جو اہل حدیث کہلاتے ہیں، ضرور اسماعیلی و گمراہ ہیں، اور دیوبندیہ ان سے گمراہ تر صریح مرتدین ہیں علمائے حرمین شریفین نے ان کی نسبت تصریح فرمائی کہ من شک فی کفرہ فقد کفر جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر انھیں کافر نہ جانے بلکہ ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے، درباره سجدہ حق و تحقیق ہے کہ غیر خدا کو سجدۂ عبادت کفر اور سجدۂ تحیت حرام، کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے اور آج کوئی مجتہد نہیں کہ متفق علیہ ارشادات ائمہ کے خلاف دلیل سے مسئلہ نکالنا چاہئے افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں، واللہ الہادی، واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ از شہر بریلی مدرسہ منظر الاسلام مسئولہ مولوی حشمت علی صاحب ۱۶ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، اس مسئلہ میں کہ زید فرقہ دیوبندیہ کا مرتکب کفر ہونا تسلیم کرتا ہے، لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا، دریافت کرنے پر کہا کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر بکا ہے، لیکن دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عائد ہوتا ہے، کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں، کفر قولی، کفر فعلی، کفر قولی یہ کہ کسی نے ایسی بات کہی جس میں ضروریات دین کا انکار ہو جیسے دیوبندیوں نے توہین خدا و رسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی کی اور کفر فعلی یہ کہ جو انکار ضروریات دین پر امارت ہو جیسے زنار باندھنا بت کو سجدہ کرنا وغیرہ، اب دیکھئے